محبّتِ الٰہیہ کے اسباب

عارف باللہ حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

at-tazkiyah

محبّتِ الٰہیہ کے اسباب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہُ، أَمَّا بَعْدُ، فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ﴾ (البقرۃ ۱۶۵)، صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ، وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْأُمِّیُّ الْکَرِیْمُ، وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین۔

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ، وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِسَانِيْ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ، سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا۔ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ۔

اللہ تعالیٰ شانہ نے ہماری انفرادی اور اجتماعی کامیابی پورے دین میں رکھی ہے اور دین کے کل پانچ شعبے ہیں؛ عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور حسنِ اخلاق۔

اگر کوئی شخص انفرادی حیثیت سے پورے دین پر عمل کرے گا تو اسے انفرادی کامیابی ملے گی اور اگر ہم بحیثیت اُمّت پورے دین پر عمل پیرا ہوں گے تو ہمیں اجتماعی کامیابی ملے گی، آج ہماری انفرادی اور اجتماعی ناکامی کی وجہ یہی ہے کہ ہم پورے دین پر عامل نہیں ہیں، بعض تو وہ ہیں جو شریعت پر بالکل عمل نہیں کرتے اور بہت سے وہ ہیں جو جزوی طور پر دین پر عمل کرتے ہیں، پورے دین پر عامل نہیں ہیں۔

حج بھی کعبہ کا کیا اور گنگا کا اشنان بھی
خوش رہے رحمٰن بھی، راضی رہے شیطان بھی

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کامل مسلمان تھے، وہ ان پانچوں شعبوں پر پوری طرح عامل تھے، وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی مانتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی مانتے تھے، اس وجہ سے وہ انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں سے کامیاب ہوئے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اگر ہم اپنی زندگی میں پورے دین کو لانا چاہتے ہیں تو اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت سے منوّر کر لیں اس لئے کہ یہ مسلّم قاعدہ ہے:

إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ

بیشک محبت کرنے والا اپنے محبوب کا فرماں بردار ہوتا ہے۔

دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے اور بڑھانے کے لئے چند اسباب ہیں جن کو اختصار کے ساتھ ذکر کرنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ اگر ہم ان کو اپنائیں گے تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت نصیب ہوگی اور اس کی برکت سے پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔

(۱) کمال میں غور کرنا

یہ انسانی فطرت ہے کہ صاحبِ کمال کے لئے دل میں جگہ پیدا ہوتی ہے، دنیا بھر میں مختلف میدانوں میں ماہرین تو بہت ہیں لیکن لوگوں میں محبوب وہی ہوتے ہیں جو اپنی مہارت میں کمال کے درجے تک پہنچتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ذات تو جامع الکمالات ہے، کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کے کمالات پر شاہد ہے، انسانوں میں بھی ہمیں جتنے کمالات نظر آتے

ہیں وہ اللہ کے کمال کا پرتو ہے اس لئے کہ ہر ایک کا کمال اللہ کا عطا کیا ہوا ہے۔

(۲) جمال میں غور کرنا

خوبصورتی اور جمال بھی دل کو کھینچتی ہے، اللہ تعالیٰ چونکہ ہمیں نظر نہیں آتے اس لئے ہم اللہ کے جمال کو تو نہیں دیکھ سکتے لیکن اللہ نے کائنات میں حسین وجمیل مناظر ہر جگہ رکھے ہیں جن کا ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں، کہیں اونچے اونچے دل کش پہاڑ ہیں، کہیں خوبصورت درخت اور پھول ہیں، کہیں دل ربا آبشارے اور چشمے ہیں وغیرہ وغیرہ، حسن و جمال کے ان مناظر کو دیکھ کر ان کو پیدا کرنے والے کے حسن وجمال کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہے۔

خلاصہ یہ کہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں جمال اور کمال دونوں موجود ہیں، پس کمال وجمال کے ان مظاہر کو دیکھ کر دل ودماغ میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کرنی ہے کہ جب مخلوق میں اتنا کمال و جمال ہے تو خالق میں کتنا کمال و جمال ہوگا، اس سے ان شاء اللہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوگی اور اگر پہلے سے ہے تو بڑھے گی، ہماری غلطی یہ ہوتی ہے کہ ہم مخلوق کے کمال اور جمال کو دیکھ کر اسی میں محو ہو کر رہ جاتے ہیں، یہ غور نہیں کرتے کہ یہ کمال وجمال کس نے دیا ہے، اس کے پیچھے کس کی قدرت کارفرما ہے، اگر ہم اس کا اہتمام کریں گے تو ان شاء اللہ ہر وقت ذہن میں اللہ رہے گا، اللہ تعالیٰ کے کمال وجمال کا استحضار نصیب ہوگا اور دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہوگا۔

ترا آئینہ عالم رنگ و بو ہے
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ہمیں جگہ جگہ مخلوقات میں غور کرنے کی دعوت دی ہے، چنانچہ سورۂ غاشیہ میں فرمایا:

﴿اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ﴾

کیا پھر وہ نہیں دیکھتے اونٹوں کی طرف کہ انہیں کیسے بنایا کیا گیا؟

﴿وَاِلَی السَّمَآءِ کَیۡفَ رُفِعَتۡ﴾

اور آسمان کی طرف کہ اسے کس طرح بلند کیا گیا؟

﴿وَاِلَی الۡجِبَالِ کَیۡفَ نُصِبَتۡ﴾

اور پہاڑوں کی طرف کہ انہیں کس طرح گاڑا گیا؟

﴿وَاِلَی الۡاَرۡضِ کَیۡفَ سُطِحَتۡ﴾

اور زمین کی طرف کہ اسے کیسے بچھایا گیا؟

(۳) نوال یعنی احسان پر غور کرنا

اللہ نے انسان کی فطرت ایسی بنائی ہے کہ اس کے دل میں مُحسن کی محبت پیدا ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ تو مُحسنِ اعظم ہیں، ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی دین ہے:

تیرے کرم سے اے کریم! کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے، تیرے یہاں کمی نہیں

یہ پوری دنیا اور اس کا پورا نظام اللہ تعالیٰ شانہ ہمارے لئے چلا رہے ہیں، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ زمیں میرے لئے یہ آسماں میرے لئے
چل رہا ہے دیر سے یہ کارواں میرے لئے

ہمیں روزانہ کچھ وقت نکال کر تنہائی میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے مختلف احسانات پر غور کرنا

چاہیئے، اس کی برکت سے آہستہ آہستہ اللہ کی محبت پیدا ہوگی اور اگر پہلے سے محبت ہے تو وہ بڑھتی چلی جائے گی اور دل اللہ کی محبت سے سرشار ہو جائے گا۔

(۴) ذکر اللہ کی کثرت

ذکر اللہ کی کثرت سے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت اترتی ہے اور غفلت دور ہوتی ہے، شاعر کہتا ہے:

یاد کر بس یاد کر بس یاد کر
غفلت اس کی یاد سے برباد کر

جتنے عشّاق گزرے ہیں ان کی زندگیوں میں ایک چیز جو قدرِ مشترک نظر آتی ہے وہ کثرتِ ذکر ہے، حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ روزانہ صبح کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد بارہ تسبیح پوری کر کے ستّر ہزار (۷۰۰۰۰) ہزار مرتبہ اسمِ ذات کا ذکر کرتے تھے۔ [۱] حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم جو ایک پولیس افسر تھے، وہ روزانہ اسّی ہزار (۸۰۰۰۰) مرتبہ اسمِ ذات کا ذکر کرتے تھے۔ [۲] دار العلوم دیوبند کے سابق مہتمم حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ سوا لاکھ مرتبہ اسم ذات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ [۳] اس کثرتِ ذکر سے کیفیت یہ ہو جاتی ہے:

میرا دل مچل رہا ہے تیری یاد میں الٰہی
تیرے نام نے تو دل میں اک آگ ہے لگائی
میری زندگی کا حاصل تیری یاد بن گئی ہے
تیرے وصل کی تمنا میرے دل میں ہے سمائی

---

[۱] سوانح حضرت جی ثالث مولانا محمد انعام الحسن صاحب: ۱/ ۲۲۳
[۲] امام العصر علامہ کشمیری اور جامعہ ڈابھیل، ص ۱۲۴
[۳] اکابرِ دیوبند کیا تھے؟ ص ۱۷

(۵) صحبتِ صالحین

دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے کے لئے صحبتِ صالحین بھی بہت زیادہ مؤثر ہے۔

ان سے ملنے کی ہے یہی اک راہ
ملنے والوں سے راہ پیدا کر

حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تنہا نہ چل سکیں گے محبت کی راہ میں
میں چل رہا ہوں، آپ مرے ساتھ آئیے

صالحین و متقین وہ لوگ ہیں جن کی زندگی میں پورا دین ہو، ان کو صادقین بھی کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾

یہی لوگ صادقین ہیں اور یہی متقین ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

خَالِطُوْهُمْ لِتَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ [۱]

تم ان کے ساتھ گھل مل جاؤ تا کہ تم ان جیسے ہو جاؤ۔

---

[۱] روح المعاني: ۱۰/ ۵۸۸

حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کسی اہلِ دل کی صحبت جو ملی کسی کو اختر
اسے آ گیا ہے جینا اسے آ گیا ہے مرنا
مجھے کچھ خبر نہیں تھی تیرا درد کیا ہے یارب!
تیرے عاشقوں سے سیکھا تیرے سنگِ در پہ مرنا

حکیم اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مٹھائی ملتی ہے مٹھائی والوں کے پاس، کباب ملتا ہے کباب والوں کے پاس، کپڑا ملتا ہے کپڑے والوں کے پاس، آم ملتا ہے آم والوں کے پاس، اسی طرح اللہ ملتا ہے اللہ والوں کے پاس۔[1]

اکبر الٰہ آبادی نے کہا ہے:

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

علامہ اقبال کا مشہور شعر ہے:

تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

ایک شاعر کہتا ہے:

مجھے دردِ دل ملا ہے سن لو اے دنیا والو!
میں غریب بے نوا ہوں مجھے مل گئی ہے شاہی

---

[1] مواعظِ دردِ محبت، وعظ قلب سلیم، ص ۸

تیرا در تو تیرا در ہے، تیرے در کے ایک گدا نے
دنیائے دوں کی عظمت، میرے دل سے ہے مٹائی

اس لئے اگر ہم دل کو اللہ کی محبت سے منور کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان لوگوں کی صحبت میں بکثرت جانا پڑے گا جن کے دلوں میں اللہ کی محبت ہے، اگر ہم کسی سے بیعت ہیں تو ہمیں اپنے شیخ کی صحبت کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے، ساتھ ساتھ اپنی روزمرہ کی زندگی میں بری صحبت سے ہر حال میں بچ کر دین دار لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھنا چاہیئے۔

(۶) مجاہدہ

جب بندہ اپنے نفس پر بوجھ ڈال کر طاعات کو بجالاتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل کو اپنی محبت سے منور کرتا ہے جس کی وجہ سے شریعت کی پابندی آسان ہو جاتی ہے، جو کام پہلے مشکل لگتا تھا وہ اب آسان معلوم ہوتا ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ ذرا سی بات جو تصوف کا خلاصہ ہے یہ ہے کہ جب نفس اللہ کی کسی فرماں برداری میں سستی کرے تو اسے اس فرماں برداری پر مجبور کرنا اور جب کسی گناہ سے بچنے میں سستی کرے تو اسے اس گناہ سے بچنے پر مجبور کرنا، جس کو یہ چیز حاصل ہو جائے اسے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اسی سے تعلق مع اللہ نصیب ہوتا ہے، اسی سے تعلق مع اللہ کی حفاظت ہوتی ہے اور اسی سے تعلق مع اللہ میں ترقی ہوتی ہے۔[۱]

یہاں کسی کو سوال ہو سکتا ہے کہ شروع میں یہ کہا گیا تھا کہ دل میں اللہ کی محبت پیدا ہوگی تو زندگی میں اطاعت آئے گی جب کہ یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ زندگی میں اطاعت ہوگی تو دل میں محبت پیدا ہوگی، اس کا جواب یہ ہے کہ اطاعت و محبت لازم و ملزوم ہیں، اللہ تعالیٰ

---

[۱] بصائر حکیم الاُمّت، ص ۹۹

نے ہر شخص کو فطری طور پر ابتدائی درجے کی اطاعت کی صلاحیت دی ہے جو قلّت محبت کے ساتھ یا بغیر محبت کے بھی کرسکتا ہے، اس کی برکت سے دل میں محبت پیدا ہوگی یا بڑھے گی جس کی وجہ سے اطاعت بڑھے گی اور جب اطاعت بڑھے گی تو محبت بڑھے گی اور محبت بڑھے گی تو اطاعت بڑھے گی یہاں تک کہ زندگی میں آہستہ آہستہ پوری شریعت آجائے گی، چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾

اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری خاطر مجاہدہ کیا، ہم ان کی ہمارے راستوں کی طرف ضرور رہنمائی کریں گے۔

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهٗ

اور میرا بندہ میرا تقرّب کسی ایسی چیز سے حاصل نہیں کرتا جو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہو ان چیزوں سے جو میں نے اس پر لازم کی ہیں، اور میرا بندہ (ان لازم چیزوں کے اہتمام کے ساتھ) نوافل کے ذریعے برابر میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں۔

فَإِذَا أَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيذَنَّهٗ[1]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب التواضع، ح(٦٥١٠)

پس جب میں اس کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں ضرور اس کو عطا کروں گا اور اگر وہ میری پناہ مانگے گا تو میں ضرور اس کو پناہ دوں گا۔

آیتِ کریمہ اور حدیث قدسی دونوں کے مضمون سے پتا چلتا ہے کہ جو شخص طاعت کا مجاہدہ کرتا ہے وہ اللہ کا محبّ اور محبوب دونوں بن جاتا ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی انگلی پکڑ کر اس کو شریعت پر چلاتے ہیں۔

(۷) دعاء

جس طرح ہم اللہ تعالیٰ سے اپنی دنیوی حاجتیں مانگتے ہیں اور بہت سی دینی چیزیں بھی مانگتے ہیں، اسی طرح ہمیں اللہ سے اس کی محبت بھی مانگنی چاہئے۔

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مناجات میں عرض کرتے تھے:

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے
میں تجھ سے ہوں یا رب طلب گار تیرا

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ [۱]

---

[۱] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، ح(۳۸۱۶)

اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو آپ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کی توفیق ورغبت جو مجھے آپ کی محبت تک پہنچادے۔

نیز یہ دعا بھی مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ عِنْدَكَ [1]

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس شخص کی محبت عطا فرما جس کی محبت تیرے نزدیک نفع بخش ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعائیں بھی منقول ہیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيَّ [2]

اے اللہ! اپنی محبت کو میرے نزدیک تمام چیزوں سے زیادہ محبوب بنا دے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ [3]

اے اللہ! میرے نزدیک اپنی محبت میری جان، بیوی بچے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

محبت الٰہیہ کے یہ سات اسباب ہوئے، ان کو اختیار کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے منور ہوگا اور جس خوش بخت انسان کو یہ دولت مل گئی اسے سب کچھ مل گیا حتی کہ غم اور پریشانی کے احوال میں بھی وہ خوش اور مطمئن رہے گا۔

---

[1] سنن الترمذي،أبواب الدعوات، ح(۳۸۱۷)

[2] حلية الأولياء :۸/۲۸۲

[3] سنن الترمذي،أبواب الدعوات، ح(۳۸۱۶)

زندگی پر کیف پائی گرچہ دل پُر غم رہا
ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اسباب کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ان کی برکت سے ہمیں اپنی محبت نصیب فرمائیں۔ (آمین)